

مرتب: مولانا حافظ عرفان الحق اظہار حقانی*

(قسط ۵۰)

عہد طالب علمی میں مولانا سمیع الحق مدظلہ کے علمی منتخبات

1980-79ء کی ڈائری

عم محترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم آٹھ نو سال کی نوعمری سے معمولات کی ڈائری لکھنے کے عادی تھے۔ ان ڈائریوں میں آپ اپنے ذاتی اور عظیم والد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق کے معمولات شب و روز اور اسفار کے علاوہ اعزہ واقارب، اہل محلہ و گرد و پیش اور ملکی و بین الاقوامی سطح پر رونما ہونے والے احوال و واقعات درج فرماتے۔ آپ کی اولین ڈائری ۱۹۴۹ء کی لکھی ہوئی ہے۔ جس سے آپ کا ذوق اور علمی شغف بچپن سے عیاں ہوتا ہے۔ احقر نے جب ان ڈائریوں پر سرسری نگاہ ڈالی تو معلوم ہوا کہ جابجا دوران مطالعہ کوئی عجیب واقعہ، تحقیقی عبارت، علمی لطیفہ، مطلب خیز شعر، ادبی نکتہ، اور تاریخی عجوبہ آپ نے دیکھا تو اسے ڈائری میں محفوظ کر لیا۔ اس پر دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ مطالعہ کے اس نچوڑ اور سینکڑوں رسائل اور ہزار ہا صفحات کے عطر کشید کو قارئین کے سامنے پیش کیا جائے جس سے آئندہ آنے والی نسلیں اور اسیران ذوق مطالعہ استفادہ کر سکیں۔ تاہم یہ واضح رہے کہ نہ تو یہ مستقل کوئی تالیف ہے اور نہ ہی شائع کرنے کے خیال سے اسے مرتب کیا گیا ہے۔ اسلئے ان میں اسلوب کی یکسانیت اور موضوعاتی ربط پایا جانا ضروری نہیں..... (مرتب)

کوئٹہ میں اجتماعات و مدارس دینیہ کے پروگراموں میں شرکت: رپورٹنگ: جناب شفیق الدین فاروقی ۲۵ اپریل کی شام ساڑھے چار بجے کے جہاز سے کوئٹہ سے کراچی واپسی تھی اور مولانا (سمیع الحق) کیساتھ صرف یہی ایک ہی دن تھا، فضلاء حقانیہ کے مدارس، مرکزی مدارس کوئٹہ کی دعوت پر تھوڑے تھوڑے اوقات کے پروگرام پر اسی طرح تقسیم کیا گیا، جہاز کی روانگی تک دس گیارہ مدارس کے معائنہ استقبالیہ تقریبات اور جوابی تقریر کی بناء پر یہ دن نہایت مصروف دن تھا۔

صبح آٹھ بجے مولانا عبدالغفور صاحب مہتمم اور مولانا عبدالرحیم حقانی مدرس (جو جناح ہسپتال کراچی میں حضرت کی طویل خدمت کی سعادت حاصل کر چکے تھے) کی دعوت پر آپ مدرسہ قاسمیہ ارباب غلام علی روڈ دیبا کوئٹہ تشریف لے گئے طلبہ و اساتذہ و اراکین استقبال کیلئے پہلے سے منتظر تھے مدرسہ کے معائنہ کے بعد اساتذہ و منتظمین کیساتھ چائے کی مجلس میں شرکت کی۔ یہاں سے آپ ساڑھے آٹھ بجے مدرسہ عین العلوم میکا کی روڈ گئے جس کے مہتمم مولانا دادمحمد صاحب دارالعلوم حقانیہ کے فارغ التحصیل اور نہایت مخلص عالم

ہیں طلبہ و اساتذہ کے اجتماع میں آپ نے علم کی فضیلت اور طلباء کے مقام و مرتبت پر مختصر تقریر کی۔ ساڑھے نو بجے آپ مدرسہ مطلع العلوم شالدرہ کوئٹہ میں تشریف لے گئے جو کوئٹہ کے مرکزی مدارس میں سے ہیں اور اس کے مہتمم حضرت مولانا عبدالغفور صاحب بلوچستان کے نہایت قابل احترام علماء میں سے ہیں، طلباء اور اساتذہ کی ایک بڑی جماعت سے مولانا عبدالغفور صاحب کے استقبالیہ کلمات کے بعد جناب مدیر ”الحق“ صاحب نے مؤثر عالمانہ خطاب کیا اور مدرسہ کا سرسری معائنہ کیا۔

ساڑھے دس بجے مولانا نور محمد صاحب فاضل دارالعلوم حقانیہ کی دعوت پر ان کے قائم کردہ مدرسہ دارالعلوم پشتون آباد فاروق روڈ کوئٹہ گئے۔ مولانا نور محمد صاحب نے محبت و عقیدت سے بھرپور سپانامہ پیش کیا اور مدیر صاحب نے جواب میں دینی مدارس کے طلباء و اساتذہ کے باہمی رشتہ احترام و عقیدت اور اس سلسلہ میں اکابر کے واقعات ادب و عظمت پر روشنی ڈالی مزید برآں مدرسہ کی ترقی و استحکام کی دعا کی اور اسے دارالعلوم حقانیہ کا قابل فخر شاخ قرار دیا۔

گیارہ بجے جمعیت طلباء اسلام کوئٹہ کی دعوت پر مدرسہ عربیہ دارالعلوم رحیمیہ سرکی روڈ کوئٹہ جانا ہوا۔ یہاں کے مہتمم حضرت مولانا عبدالستار صاحب بزرگ علماء میں سے ہیں جمعیت طلباء اسلام کے سرگرم پر جوش کارکنوں کی طرف سے سپانامہ پڑھا گیا مولانا نے جواب میں طلباء علوم دینیہ کے فرائض اور حالات کی نزاکت کی روشنیوں میں ذمہ داریوں اور مدارس دینیہ کو حکومت کی ہر قسم مداخلت سے آزاد رکھنے پر روشنی ڈالی اور جمعیت طلباء اسلام کے پورے ملک میں عظیم کردار کو خراج تحسین پیش کیا۔

ساڑھے گیارہ بجے مختصر وقت کے لئے سرکی روڈ کوئٹہ پر واقع دارالعلوم ہاشمیہ میں قدم رنجہ فرمایا جسے دارالعلوم کے دو قابل فخر فضلاء متدین اور سادات گھرانہ کے دو قابل احترام بھائیوں مولانا نخبۃ اللہ اور مولانا سید صفوۃ اللہ نے قائم کیا دونوں بھائی اپنے علاقہ میں اعلیٰ خدمات میں مصروف ہیں۔ دونوں مولانا کے خصوصی شاگرد ہیں۔

مولانا قاری غلام نبی صاحب بلوچستان کے استاذ القراء میں سے ہیں، نہایت متقی بااثر عالم ہیں آپ نے مرکزی تجوید القرآن کے نام سے ایک وسیع دینی مدرسہ قائم کیا ہے۔ شاندار مسجد دارالاساتذہ، اساتذہ کے مکانات، وسیع صحن اور مطبخ اور بے شمار طلباء کے لحاظ سے مدرسہ امتیازی حیثیت رکھتا ہے۔ دارالعلوم حقانیہ کے سرگرم اور مخلص فاضل مولانا قاری محمد اسلم صاحب حقانی بھی تدریس اور انتظامات میں سرگرم رہتے ہیں ان حضرات کی دعوت پر مولانا سمیع الحق صاحب بارہ بجے یہاں تشریف لائے یہاں جامعہ اشرفیہ لاہور کے مولانا عبید اللہ صاحب بھی پہلے سے موجود تھے استقبال کے بعد مسجد کے وسیع ہال

میں مولانا سمیع الحق صاحب نے ارباب مدرسہ کا شکریہ ادا کیا اور طلبہ سے جامع اور موثر خطاب کیا۔ تقریب کے آخر میں طلبہ کی طرف سے مولانا محمد داؤد شاہ صاحب سابق معلم دارالعلوم حقانیہ برادر مولانا شمس الدین شہید مرحوم نے مولانا کی خدمت میں پر خلوص سپاسنامہ پیش کیا۔ جس میں حضرت شیخ الحدیث اور اپنی مادر علمی دارالعلوم حقانیہ اور ماہنامہ الحق کے ساتھ اپنے گہرے تعلق کا اظہار کیا گیا تھا۔

ایک بجے ایک کونینہ کے مضافات میں نہایت سرسبز اور تفریحی مقام ہنہ اوڑک کے مدرسہ للہیہ کی دعوت میں پہنچنا تھا۔ راستہ میں آپ سر کی روڈ ہی پر واقع مولانا محمد یعقوب صاحب کی دعوت پر ان کے مدرسہ جامع رشیدیہ تدریس القرآن میں تھوڑی دیر کے لئے گئے اور مدرسہ کی عمارت دیکھی۔

ڈیڑھ بجے مدرسہ للہیہ ہنہ اوڑک جہاں کئی حضرات فضلاء دارالعلوم حقانیہ مصروف تدریس تھے پہنچے سب کے باغات میں گھری ہوئی مسجد کے صحن نورانی متشرع فضلاء و دیگر علماء و مشائخ سے بھری ہوئی تھی۔ ۱۵-۲۰ منٹ خطاب کے بعد آپ نے ان حضرات کے ظہرانہ میں شرکت کی۔ ساڑھے تین بجے ایئر پورٹ جاتے ہوئے ایئر پورٹ کے راستہ میں واقع عید گاہ کلی شاہوچن روڈ کے مدرسہ منبع العلوم میں تھوڑی دیر کیلئے رکتا تھا۔ چنانچہ یہاں کئی علماء کرام اور عوام آپ کے منتظر تھے جمیعۃ الطلاب اسلام بلوچستان کے مرکزی ناظم مولانا محمد قاسم صاحب اس مدرسہ کے مہتمم اور مولانا سمیع الحق کے اس پروگرام کے محرک تھے یہاں بھی دارالعلوم کے فضلاء مصروف تدریس تھے۔ چائے کی تقریب کے بعد آپ ایئر پورٹ پہنچے اور فضلاء و علماء کونینہ کی ایک بڑی تعداد نے آپ کو الوداع کیا۔

اس سے قبل ۲۳ اپریل کو قومی مدارس کی میٹنگ میں شمولیت سے قبل آپ نے حضرت مولانا عبدالواحد صاحب ناظم جمعیت العلماء اسلام بلوچستان کی دعوت پر ان کے مدرسہ مطلع العلوم میں تشریف لے گئے۔ یہ مدرسہ حضرت مولانا عرض محمد صاحب شہید فاضل دیوبند کا قائم کردہ اور بلوچستان کے اہم اور مرکزی مدارس میں سے ہے۔ طلباء اور اساتذہ کے معقول تعداد مصروف تدریس ہیں۔ مولانا عرض محمد صاحب مرحوم کے بعد اس کا ناظم مولانا عبدالواحد صاحب موصوف اور مرحوم کے جواں سال سرگرم اور فعال فرزند مولانا حافظ حسین احمد صاحب ناظم اطلاعات جمعیت العلماء اسلام بلوچستان کے ہاتھ میں ہے۔

حافظ حسین احمد اور مولانا عبدالواحد صاحب جمعیت کے سرگرم زعماء میں سے ہیں اور یہ سب حضرات کونینہ کے دینی علمی سیاسی اور سماجی کاموں میں پیش پیش رہتے ہیں مولانا حسین احمد صاحب ۲۵ اپریل کے سارے پروگراموں میں ایئر پورٹ تک مولانا سمیع الحق صاحب کے ساتھ رہے اور اسی طرح کئی دیگر اکابر فضلاء و علماء کرام بھی ساتھ تھے اللہ تعالیٰ سب کو اس اخلاص و محبت کا اجر عطا فرماوے۔

بلوچستان پر عالمی قوتوں کی نظریں اور اسے مضبوط بنانے پر زور دینا

یہاں کی تقریباً تمام اہم تقریبات اور اجتماعات میں مولانا سمیع الحق نے اس بات پر خاص طور سے زور دیا کہ بلوچستان جس پر عالمی طاقتوں کی نظریں لگی ہوئی ہیں اور اس کے پڑوس افغانستان میں کیمونزم کا سیلاب مسلط ہو چکا ہے اور لادینی نظریات کے وطن دشمن اور اسلام دشمن لوگ موقع کی تاک میں ہیں ایسے حالات میں علماء کرام اور مدارس کی اولین ذمہ داری ہے کہ بلوچستان کو اسلام کا آہنی حصار اور مضبوط قلعہ بنادیں کہ اس خطہ کی حفاظت پر برصغیر اور پاکستان کے باقی حصوں کی حفاظت منحصر ہے۔ اسی طرح آپ نے مدارس کے طلباء کی باہمی عظمت و احترام اور محبت کو برقرار رکھنے پر زور دیا۔ یہاں ہر موقع پر مولانا سمیع الحق صاحب کو اندرون صوبہ کے مختلف مقامات میں کونسل کے مقامی اخبارات جنگ اور مشرق نے مولانا کے پروگراموں اور تقاریب میں شمولیت پر مفصل خبریں شائع کیں۔ جس پر یہ اخبارات بھی شکریہ کے مستحق ہیں۔

قومی کمیٹی برائے مدارس کے اجلاس مری میں شرکت

۲۷ مئی: صدر پاکستان کی نامزد قومی کمیٹی برائے مدارس عربیہ کے اجلاس میں شرکت کیلئے مولانا مری روانہ ہوئے۔

۲۹ مئی: اجلاس نے اپنی سفارشات کو آخری شکل دی مولانا نے قومی بورڈ برائے مدارس کی تشکیل کے سلسلہ میں وفاق المدارس العربیہ کی مجوزہ ہیئت تشکیل پر زور دیا بصورت دیگر سفارشات کیساتھ اختلافی نوٹ لکھنے کا فیصلہ کیا۔ شام کو قومی کمیٹی کے اعزاز میں انجمن تاجران مری کی طرف سے مرحبا ہوٹل میں ایک پر تکلف ظہرانہ دیا گیا۔

۳۰ مئی: اجلاس کے آغاز سے قبل مولانا کو پھوپھی صاحبہ مرحومہ کی وفات کی اطلاع ملی اور وہ قومی کمیٹی کے آخری اجلاس میں شرکت کے بغیر مری سے واپس ہوئے۔

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کو صدمہ۔ ہمیشہ محترمہ کا انتقال

۳۰ مئی: حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی ہمیشہ محترمہ جونہایت صالحہ عابدہ خاتون تھیں اور حضرت مدظلہ کے ساتھ ہی عمر بھر رہیں۔ صبح ۵ بجے طویل علالت کے بعد تقریباً ۵۵، ۶۰ برس کی عمر میں انتقال فرما گئیں، زندگی بھر آپ محلہ اور آس پاس کی بچیوں کو قرآن کریم کی تعلیم حسب اللہ گھر پر دیتی رہیں نماز جنازہ ۴ بجے ظہر کو ہوا تدفین اپنی والدہ ماجدہ کے پہلو اور والد مرحوم کی پانچویں میں حضرت کے خاندانی قبرستان میں ہوئی نماز جنازہ میں اہلیان اکوڑہ خٹک، اساتذہ و طلبہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے علاوہ اطراف و اکناف سے کثیر تعداد

میں علماء، صلحاء اور متعلقین، نے بڑی تعداد میں شرکت فرمائی، تدفین کے بعد مولانا حمد اللہ جان صاحب شیخ الحدیث ڈاگئی اور مولانا حسن جان صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم اکبر مردان نے مجمع سے خطاب فرمایا تعزیت کرنے والوں کا سلسلہ اب تک جاری ہے۔

مولانا محمد نبی محمد امیر حرکت انقلاب اسلامی کی آمد

۳ جون: افغانستان میں کمیونسٹوں سے برسر پیکار علماء و مشائخ کی جماعت، حرکت انقلاب اسلامی کے امیر مولانا محمد نبی محمدی صاحب اپنے بہت سے مہاجر علماء و مشائخ کے ساتھ تشریف لائے۔ دفتر الحق میں مولانا سے اظہار تعزیت کیا۔ دعائے مغفرت کی۔ اس کے بعد حضرت شیخ الحدیث مدظلہ سے گھر پر ملاقات کی اور مرحومہ کیلئے ایصال ثواب کیا امیر جماعت حرکت انقلاب اسلامی نے رات کو طلبہ دارالعلوم سے فضیلت علم پر خطاب بھی فرمایا۔

ملائیشیا یونیورسٹی کے تبلیغی نوجوانوں کی آمد

۱۶ رجب بمطابق ۱۱ جون ۱۹۷۹ء: تبلیغی جماعت کے ایک وفد نے جس میں ملائیشاء یونیورسٹی کے نوجوان بھی شامل تھے۔ دارالعلوم کی مسجد میں تین دن تک قیام کیا ان نوجوانوں نے دفتر میں حضرت شیخ الحدیث مدظلہ سے ملاقات کی اور گھنٹہ بھر قیام کیا۔ اس کے بعد وفد نے دارالعلوم کے شعبہ مدلل تعلیم القرآن کا معائنہ کیا اور نہایت خوشگوار تاثرات کا اظہار کیا۔

ڈاکٹر ہالے پوتا کی آمد

بعد از عصر جناب ڈاکٹر عبدالواحد ہالے پوتا ڈائرکٹر ادارہ تحقیقات اسلامیہ، اسلام آباد سے تشریف لائے جناب جسٹس منیر احمد مغل ڈپٹی رجسٹرار لاہور ہائی کورٹ بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ ان حضرات نے شام تک مولانا کے ساتھ تباہ خیال کیا اور پھوپھی صاحبہ مرحومہ کے لئے فاتحہ خوانی کی ثانی الذکر جناب منیر احمد صاحب حضرت مولانا عبید اللہ سندھی کے آمالی قرآن کی ایڈٹ کر رہے ہیں اور اس موضوع پر ڈاکٹریٹ بھی۔

تقریب ختم بخاری

۲۳ رجب: دارالعلوم حقانیہ کے تعلیمی سال کے اختتام پر حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے دارالحدیث میں ختم بخاری شریف کرایا۔ اس تقریب میں باہر سے بھی اہل علم اور عام مسلمان موجود تھے۔ ہال کچا کھج بھرا ہوا تھا۔ حضرت نے فارغ ہونے والے طلبہ سے خطاب فرمایا اس موقع پر دارالعلوم کے تمام متعلقین و معاونین کیلئے

دعائیں کی گئی بالخصوص افغانستان کے مجاہدین کی فتح و کامرانی کیلئے تضرع سے دعائیں ہوئیں۔
قدیم مخلص رکن حاجی عبدالصمد کی وفات

دارالعلوم کے ایک دیرینہ قدیم مخلص معاون جناب حاجی عبدالصمد صاحب وفات پا گئے مرحوم رکن دارالعلوم جناب حاجی محمد یوسف صاحب کے بھائی تھے اور دارالعلوم کے اولین دور میں اساتذہ و طلبہ کے خاص خادم۔ مرحوم کی نماز جنازہ حضرت شیخ الحدیث نے پڑھائی طلبہ و اساتذہ بھی شریک ہوئے۔

امتحانات

۲۴ رجب: دارالعلوم کے سالانہ امتحانات کا آغاز ہوا۔ شعبہ تجوید و قرأت کے امتحانات مولانا قاری محمد یعقوب صاحب جامعہ اسلامیہ روالپنڈی نے لئے۔ دورہ حدیث کے علاوہ تحریری امتحانات ہفتہ بھر جاری رہے اور مقامی اساتذہ نے نگرانی کی۔ دورہ حدیث شریف کے امتحانات ۴ شعبان کو شروع ہو کر ۹ شعبان تک جاری رہے۔ وفاق المدارس العربیہ ملتان کے نامزد ممتحنین جناب قاری محمد امین صاحب جناب قاری سعید الرحمن صاحب روالپنڈی نے ان امتحانات کی نگرانی کی مجموعی طور پر امتحانات دو ہفتے جاری رہے۔

وفاق کے اجلاس میں قومی کمیٹی کی مفصل رپورٹ پیش ہونا: اصلاحات قبول نہ کرنے کا اعلان ۳۰ رجب (۲۶ جون) مولانا سمیع الحق نے وفاق المدارس العربیہ کی مرکزی مجلس عاملہ کے اجلاس میں شرکت کی جو ملتان میں مولانا مفتی محمود صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس قومی کمیٹی برائے مدارس کی سفارشات پر غور کیلئے بلایا گیا تھا کمیٹی میں وفاق المدارس کے دیگر نمائندوں نے بھی شرکت کی۔ مولانا نے اجلاس میں مجوزہ سفارشات تفصیلاً پڑھ کر سنائیں اور ارکان وفاق کی جدوجہد اور اختلافی مساعی کا بھی ذکر کیا۔ مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ اور دیگر حضرات کے تفصیلی غور و خوض کے بعد ایک قرارداد کے ذریعہ وفاق کے فیصلہ کا اعلان کیا گیا کہ وفاق اور دیوبند سے وابستہ مدارس ان اصلاحات کو قبول نہ کریں۔ عہدہ اور مناصب مطمح نظر نہ بنائیں۔ اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے خالصۃً اعلاء کلمۃ اللہ اور خدمت دین کو ملحوظ رکھا جائے۔

نئے تعلیمی سال کا آغاز

۱۴ شوال: شفیق کے بھائی طارق جاوید فاروقی مقیم جدہ کی تقریب شادی میں شمولیت کیلئے کراچی جانا ہوا اور دو ایک دن بعد واپسی ہوئی۔

۲۶ شوال: کو دارالعلوم کے نئے تعلیمی سال کا آغاز دارالحدیث ہال میں ختم کلام پاک سے ہوا اس کے بعد طلبہ و اساتذہ کے بہت بڑے مجمع میں حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے ترمذی شریف سے افتتاح فرمانے کے

بعد طلبہ سے فضیلت علم اور دینی و ملی تقاضوں پر مفصل خطاب فرمایا۔ تقریب میں افغانستان کے مجاہدین کی فتح و کامرانی کیلئے بھی خاص طور سے دعائیں مانگی گئی۔ دارالعلوم میں حسب سابق اسباق پوری گرما گرمی سے شروع ہو چکے ہیں تمام شعبے سرگرم کار ہیں طلبہ کی تعداد حسب سابق روز افزوں ہے صرف دورہ حدیث کی تعداد ایک سو تک پہنچ چکی ہے جبکہ ابھی آمد جاری ہے۔

۳۰ ریشوال: دارالعلوم کے مختلف احاطوں مطبخ، دارالمدرسین وغیرہ سوئی گیس لائن بچھانے کا کام مکمل ہو گیا۔ اس منصوبہ پر تیس ہزار روپے سے زائد اخراجات کا اندازہ ہے۔

یکم ذیقعدہ: دارالعلوم حقانیہ میں اساتذہ کرام کے مکانات کی کمی کے پیش نظر مہمان خانہ کے عقب میں اساتذہ کرام کے لئے دو مکانات تعمیر کرانے کا کام شروع ہو گیا۔ ہر دو مکانات پر تقریباً ایک لاکھ روپے لاگت کا تخمینہ ہے۔

مجلس شوریٰ کا سالانہ جلسہ

۴ رذیقعدہ ۱۳۹۹ھ ۲۷ ستمبر ۷۹ء: بروز جمعرات دارالعلوم حقانیہ کے نئی تعمیر شدہ کتب خانہ کی عمارت میں مجلس شوریٰ دارالعلوم حقانیہ کا سالانہ اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا میاں ولایت شاہ کا کاخیل منعقد ہوا جس میں مجلس شوریٰ کے ارکان نے بڑی تعداد میں شمولیت کی تلاوت کلام پاک کے بعد حضرت شیخ الحدیث نے حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے دین کی حفاظت میں مدارس عربیہ کے بنیادی حصہ پر روشنی ڈالی انہوں نے فرمایا کہ یہ مدارس ہی اس پر فتن دور میں دین کے قلعے ہیں اس ضمن میں آپ نے ملک و بیرون ملک فضلاء دارالعلوم حقانیہ کے وسیع اور ہمہ گیر خدمات پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ اس کے بعد حسب سابق اس سال بھی حضرت کی علالت و ضعف کی وجہ سے احقر نے دارالعلوم کی سالانہ کارگزاری مصارف اور مدات آمد و خرچ پر مفصل رپورٹ پیش کی، میں نے ارکان شوریٰ سے کہا کہ سال گزشتہ دارالعلوم کو مختلف مدات سے آٹھ لاکھ ایک ہزار پانچ سو نواوے روپے اٹھاسی پیسے کی آمدنی ہوئی جبکہ مختلف شعبوں پر سات لاکھ چھپن ہزار ایک سو باون روپے چھیانسٹھ پیسے خرچ ہوئے۔ سال رواں کے لئے آٹھ لاکھ چونتیس ہزار ایک سو بیالیس روپے کا میزانیہ پیش کیا۔ زیر نظر میزانیہ میں موجودہ فنڈ کی رو سے اگرچہ دو لاکھ سینتالیس ہزار تین سو پانچ روپے اڑتیس پیسے کا خسارہ تھا۔ مگر اجلاس نے نو کلاً علی اللہ منظوری دی۔ ارکان شوریٰ نے دارالعلوم کے ہر شعبہ میں بڑھتی ہوئی ترقیات پر خداوند تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ اجلاس میں دارالعلوم کے اساتذہ اور تمام شعبوں کے عملہ کی تنخواہوں میں بڑھتے ہوئے اخراجات کے پیش نظر معقول اضافہ کرنے کا بھی فیصلہ کیا گیا۔ اجلاس کے آغاز میں برصغیر کی وفات پانے والی اہم علمی و دینی شخصیات مولانا اسعد اللہ مظاہری

مولانا محمد الحسینی، مولانا اسحاق جلیس، مولانا محمد اسرائیل صاحب اور دیگر حضرات وابستگان دارالعلوم کی وفات پر دعائے مغفرت کی گئی اور علمی اداروں سے اظہار تعزیت کیا گیا۔

مذی قعدہ: مولانا نے رائے ونڈ کے سالانہ عالمی تبلیغی اجتماع میں شرکت کی دارالعلوم کے کئی ایک اساتذہ اور طلبہ بھی اجتماع میں شریک ہوئے۔

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کی وفات پر دارالعلوم حقانیہ کی طرف سے حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے جماعت کے عمائدین کو تعزیتی ٹیلیگرام بھیجے۔ نیز مولانا نے بھی تعزیتی تار دیئے۔ ۳۰ ستمبر کو رائے ونڈ سے واپسی پر منصورہ لاہور تعزیت کیلئے گئے اس موقع پر جناب چوہدری رحمت الہی صاحب وغیرہ حضرات سے تعزیت اور پورے دارالعلوم کی طرف سے اظہار افسوس کیا۔

شریعت سیمینار میں شرکت

۹ ذیقعدہ: حکومت پاکستان کے زیر اہتمام منعقدہ شریعت سیمینار اسلام آباد میں وزارت قانون کی دعوت پر شرکت کی یہ کانفرنس اسلام آباد کے اسمبلی ہال میں منعقد ہوا اور عالمی اسلامی اسکالروں نے اس میں تبادلہ خیال کیا اور مقالات پڑھے۔ اس دوران صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق کی طرف سے مندوبین کے اعزاز میں دیئے گئے عشائیہ میں بھی شرکت کی اور سیمینار میں شریک علماء و فضلاء سے ملاقاتیں بھی ہوتی رہیں۔

۱۲ ذیقعدہ: جناب مولانا خالد نعمانی جو سعودی عرب کی طرف سے کینیا میں اسلامی خدمات انجام دے رہے ہیں دارالعلوم تشریف لائے۔ کچھ وقت قیام فرمایا اور دارالعلوم دیکھ کر محفوظ ہوئے۔

۲۳ ذیقعدہ: صوبائی مشیر تعلیم جناب عبدالہاشم خان صاحب اور ڈائریکٹر تعلیم حاجی کفایت اللہ صاحب دارالعلوم تشریف لائے۔ دفتر الحق میں مولانا کے ساتھ تبادلہ خیال کیا بعد میں مولانا نے مہمانوں کو دارالعلوم کے شعبہ تعلیم القرآن کا معائنہ بھی کرایا۔

نماز عید الاضحیٰ سے شیخ الحدیث رحمہ اللہ کا خطاب عید گاہ کی توسیع کی اپیل

۱۰ ذی الحجہ: حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے نماز عید الاضحیٰ سے قبل عید گاہ میں اکوڑہ خٹک اور مضافات کے ہزاروں مسلمانوں کے مجمع سے خطاب فرمایا خطاب کے آخر میں آپ نے حاضرین کو موجودہ عید گاہ جو دارالعلوم کیساتھ ملحق ہے اور جس میں پورا شہر ایک ہی جگہ عیدین کی نماز ادا کرتا ہے۔ کی توسیع کیلئے مشرقی جانب کی زمین خرید کر توسیع کرنے کی تجویز رکھی جواب بہت تنگ ہو رہا ہے۔ آپ نے اپنے جیب سے ایک سو روپے عطا فرما کر اس فنڈ کا آغاز کیا اور اسکے بعد حاضرین نے فوری طور پر بارہ ہزار روپے توسیع عید گاہ کیلئے جمع کئے۔ چیئرمین بلدیہ جناب جان محمد خان صاحب کو اس سلسلہ میں جدوجہد کرنے کا کہا گیا

کعبۃ اللہ پر باغیوں کے قبضہ کی خبر پر رنج و غم

کعبۃ اللہ اور بیت الحرام پر مرتدین کے قبضہ کی خبر دارالعلوم میں بجلی بن کر گری۔ سارے ایام طلبہ اور اساتذہ بالخصوص حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے نہایت کرب و اضطراب میں گزارے۔

۲۲/۲۳ ربیع الثانی مطابق ۲۲ نومبر: کو دارالحدیث میں تمام طلبہ و اساتذہ نے جمع ہو کر ختم کلام پاک کیا اور اختتام میں دعا سے قبل حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے اس واقعہ ہائلہ پر مختصر اور مؤثر خطاب فرمایا تمام مقامات مقدسہ کی عظمت و حرمت اور عالم اسلام کے لئے دعائیں کی گئیں۔

امتحانات وفاق میں فضلاء حقانیہ کی پوزیشنیں

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے سالانہ نتائج میں دارالعلوم حقانیہ کے شرکاء دورہ میں مولانا فضل عظیم دیروی پورے پاکستان میں دوئم اور دارالعلوم حقانیہ میں اول پوزیشن حاصل کر کے کامیاب ہوئے اور دارالعلوم کے مولانا غلام الرحمن صاحب ہزاروی پورے پاکستان میں سوئم آئے دارالعلوم سے کل شرکاء امتحان دورہ حدیث کی تعداد ۱۰۶ تھی، مجموعی نتیجہ ۸۱ فیصد رہا جو قابل اطمینان ہے۔

ایک فاضل کی دستار بندی

۲۸ ربیع الثانی: گذشتہ سال کے فارغ التحصیل ہونے والے ایک فاضل مولانا گل محمد صاحب مقام تورے شاہ ضلع پشین بلوچستان نے حضرت شیخ الحدیث اور دیگر اساتذہ سے تبرکات اپنی دستار بندی کروائی آپ وفاق کے درجہ عالمیہ میں کامیاب ہوئے ہیں رات آپ نے اساتذہ کے اعزاز میں عشاء دیا۔

دارالعلوم حقانیہ کے اساتذہ کیلئے مزید دو مکانات کی تعمیر ہوگئی جن پر تقریباً ایک لاکھ روپیہ لاگت آئی۔ صدر مملکت سے کمیٹی کی ملاقات قومی کمیٹی مدارس نے رپورٹ پیش کی موثر المصنفین کی مطبوعات پیش کئے: ۱۷ دسمبر: مولانا نے قومی کمیٹی برائے مدارس عربیہ کے دیگر ارکان کے ساتھ ایوان صدر اسلام آباد میں صدر سے ملاقات کے دوران اپنی رپورٹ صدر مملکت کو پیش کی یہ ملاقات تقریباً دو گھنٹے جاری رہی اس ملاقات میں صدر محترم کو موثر المصنفین کی مطبوعات کا سیٹ بھی پیش کیا گیا۔ رات کو کمیٹی کے ارکان کے اعزاز میں وفاقی وزیر داخلہ و مذہبی امور حبیب اے ہارون صاحب نے عشاء دیا۔

ادارہ تحقیقات اسلامیہ کا دورہ

۱۸ دسمبر: جناب ڈاکٹر عبدالواحد ہالے پوتا صاحب ڈائریکٹر ادارہ تحقیقات اسلامیہ اسلام آباد کی دعوت پر ان کے ہاں گئے۔ ڈائریکٹر صاحب نے دیگر شعبوں کے علاوہ ادارہ کا پرنٹنگ پریس جو جدید ترین مشینوں اور وسائل پر مشتمل ہے اور دیگر طباعتی نظام کا معائنہ بھی کرایا۔ آخر میں جناب ڈائریکٹر

صاحب موصوف نے دارالعلوم حقانیہ کے کتب خانہ کیلئے ادارہ تحقیقات کی مطبوعات تصانیف و مجلات کا مکمل سیٹ پیش کیا۔

۲۰ دسمبر: دارالعلوم کی شاندار جامع مسجد کی تزئین، رنگ روغن اور سفیدی کا کام شعبہ تعمیرات کے تحت جاری ہے۔ جن پر تقریباً ۱۵ ہزار روپے لاگت آئی گی۔

اشاعتی اداروں کا عطیہ کتب

۲۰ دسمبر: کراچی کے دو ممتاز اشاعتی اداروں ادارہ تحقیقات و نشریات اسلام اور ایچ ایم سعید اینڈ کمپنی نے دارالعلوم کے مستحق طلبہ میں تقسیم کے لئے وسیع مطبوعات کا ذخیرہ بھیجا جسے دورہ حدیث شریف اور موقوف علیہ دورہ کی کلاسوں میں تقسیم کیا گیا۔

ڈائری ۱۹۸۰ء

جشن صد سالہ دیوبند کے سلسلہ میں اعلیٰ حکام سے مشاورت

۲-۳ جنوری: دارالعلوم کے جشن صد سالہ میں پاکستانی حضرات کی شمولیت کے لئے پالیسی طے کرنے کے بارہ میں وزارت مذہبی امور کے اعلیٰ حکام کا اجلاس اسلام آباد میں دو دن جاری رہا اور انتظامات میں آخر تک مشغول رہے۔

اہم افغان جہادی زعماء کی آمد

۷ جنوری مجاہدین افغانستان کی حرکت انقلاب اسلامی کے سربراہ مولانا محمد نبی صاحب اور حزب اسلامی افغانستان کے نائب صدر مولانا جلال الدین حقانی نے اکوڑہ خٹک میں شیخ الحدیث کی زیارت کی اور دونوں حضرات نے دفتر الحق میں مولانا سمیع الحق سے بھی دو تین گھنٹے تک تبادلہ خیال کیا۔ سقوط کابل

بالآخر عصر حاضر کی سب سے بڑی انسانیت دشمن قوت روس نے مظلوم اور بے بس مسلم افغانستان کو اپنے شکنجہ استبداد میں کس لیا جسکے بارہ میں خطرہ کا الارم عرصہ سے ملت مسلمہ کو جھنجھوڑ رہا تھا وہ خطرے کا نمودار ہو کر رہا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد کا کابل، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مفتوحہ افغانستان اس دور کے عظیم غاصب مذہب دشمن خدا بیزار روس کے ہنجر ظلم میں آگیا۔ فاتا للہ وانا الیہ راجعون

ایہا النفس اجملی جزعاً فان ماتحذرين قد وقع

ایک بے لوث خادم دارالعلوم کی وفات

۷ جنوری ۱۹۸۰ء: کو دارالعلوم حقانیہ کے ایک دیرینہ اور بے لوث خادم اور بنیادی رکن جناب الحاج شیر افضل خان صاحب آف بدرشی داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ عمر ستر سال کے لگ بھگ تھی۔ سعی و عمل، جوش اور ہمت کے لحاظ سے قابل رشک صحت تھی کہ یکا یک سال قبل مرض نے آگھیرا۔ ڈاکٹروں نے سرطان کی تشخیص کی اور یوں پہاڑ کی طرح ایک فولادی شخص دنوں گھنٹوں میں پکھل کر مٹتے استخوان بن گیا وقت موعود آ پہنچا اور واصلِ بخت ہوئے۔ وصیت فرمائی کہ کفن کے کونوں پر مولانا عبدالحق، مولانا درخواستی اور دیگر اکابر کے نام تحریر کریں۔

مقبرہ حقانیہ کیلئے خطہ کی تخصیص

۲۱ صفر المظفر: عرصہ سے تجویز تھی کہ دارالعلوم حقانیہ کیلئے اپنا ایک قبرستان ہو جو اہل علم و فضل اور طلباء کیلئے مخصوص ہو اس کیلئے دارالعلوم کے شمال مغرب میں عید گاہ سے متصل ایک مختصر سارقبہ تجویز کیا گیا حضرت شیخ الحدیث اور دیگر چند ایک اساتذہ حدیث نے آج اس خطہ میں نشان لگایا اور دعا فرمائی۔ اس کے متصل دارالتجوید و دارالحفظ کی عمارت بنائی جائے گی انشاء اللہ مولانا مدظلہ اس رقبہ کے قریب اپنے زیر تعمیر مکان کا سنگ بنیاد بھی حضرت شیخ الحدیث مدظلہ سے رکھوایا۔ (۱)

مولانا جلال الدین حقانی کی آمد اور خطاب

۲۸ ربیع الاول: افغان مجاہدین کے حزب اسلامی کے ایک اہم قائد اور مجاہد رہنما مولانا جلال الدین حقانی فاضل حقانیہ و سابق استاد دارالعلوم حقانیہ چیف کمانڈر حزب اسلامی افغانستان اپنے شیخ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ سے ملنے آئے۔ مجاہدین کی ایک جماعت جن میں کئی ایک فضلاء جامعہ حقانیہ تھے بھی ان کے ساتھ تھے۔ نماز عصر سے مغرب تک حضرت شیخ الحدیث کے ساتھ رہے۔ نماز مغرب کے بعد مولانا جلال الدین حقانی نے مسجد کے وسیع ہال میں طلباء کی خواہش پر روسی انقلاب پھر افغانی مجاہدین کی فتوحات اور حیرت انگیز نصرتِ خداوندی کے واقعات پر مبسوط تقریر فرمائی اس سے قبل اپنے استقبالی خطاب میں مولانا سمیع الحق نے مولانا جلال الدین حقانی اور دیگر مجاہدین کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔

دارالعلوم میں صلوٰۃ کسوف: ۲۹ ربیع الاول: سورج گرہن ہو جانے کے موقع پر مسجد دارالعلوم میں صلوٰۃ کسوف ادا کی گئی جس میں تمام طلباء کرام اور اساتذہ کرام اور کافی شہریوں نے شرکت کی۔

(۱) اب اسی مقبرہ میں حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ اور دیگر اکابر علماء و خدام دارالعلوم آسودہ خواب ہیں۔ (مرتب)

اجلاس صد سالہ دیوبند کے سلسلہ میں تگ و دو

یکم ربیع الثانی: مولانا نے مولانا عبید اللہ صاحب و مولانا فضل الرحیم جامعہ اشرفیہ لاہور کی معیت میں اسلام آباد میں وزارت داخلہ اور وزارت مذہبی امور کے حکام سے اجلاس صد سالہ دیوبند کے لئے جانے والے پاکستانی علماء اور شائقین کو پاسپورٹ کی فراہمی کے سلسلہ میں فوری سہولت مہیا کرنے کیلئے ملاقاتیں کیں اور اب تک جمع ہو جانے والے افراد کی لسٹ فراہم کی۔

مولانا درخواستی کی آمد

۲ ربیع الثانی: حضرت مولانا عبداللہ درخواستی مدظلہ دارالعلوم تشریف لائے نماز عشاء کے بعد دارالحدیث میں طلباء سے خطاب فرمایا انہوں نے جناب حاجی شیر افضل خان مرحوم صدر تعمیر کمیٹی دارالعلوم کی تعزیت فرمائی اور رات ان کے ہاں بد رشتی میں قیام فرمایا۔

افغان مہاجرین کی کیمپوں کا دورہ

۸ ربیع الثانی: مولانا درخواستی افغان مہاجرین و مجاہدین کے سلسلہ میں اپنے دورہ کے اختتام پر دوبارہ دارالعلوم تشریف لائے اس سے قبل آپ نے حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی معیت میں خیر آباد میں واقع افغان مہاجرین کے کیمپوں کا دورہ کیا اور نماز مغرب انکے ساتھ ادا کی اور مختصر خطاب فرمایا۔ نماز عشاء سے قبل آپ نے دارالعلوم کے دارالحدیث میں جہاد کے موضوع پر طلبہ سے ایک بار پھر مؤثر خطاب فرمایا۔

۱۰ ربیع الثانی: مولانا درخواستی مدظلہ نے نوشہرہ کے قریب اضانیل میں افغان مہاجرین کے بڑے کیمپ کا دورہ کیا۔ مولانا سمیع الحق صاحب بھی ان کے ساتھ تھے اور مولانا درخواستی مدظلہ سے قبل انہوں نے مہاجرین کے جذبات و مساعی سے انہیں آگاہ کرتے ہوئے پاکستان کے علماء حق و مشائخ کی جماعت کی طرف سے ہمدردی اور تعاون کے جذبات و مساعی سے انہیں آگاہ کیا۔

سوئی گیس کا کنکشن

۱۱ ربیع الثانی: شدید انتظار کے بعد الحمد للہ کہ آج دارالعلوم میں سوئی گیس کا کنکشن آگیا اور مبخ و غیرہ میں گیس کا استعمال ہونے لگا۔

مسجد اڈہ کا افتتاح

۲۹ فروری: اکوڑہ خٹک کی مسجد اڈہ کی نئی عمارت کا افتتاح حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے خطبہ و نماز جمعہ فرمایا۔ خطبہ سے قبل آپ نے بصیرت افروز خطاب بھی فرمایا۔

صد سالہ اجلاس دارالعلوم دیوبند اور حضرت مولانا عبدالحق مدظلہ کی رسم دستار بندی
(رپورٹنگ) ناظم دفتر مولانا سلطان محمود صاحب

آج ۲۲ مارچ: اور ہفتہ کا دن ہے برصغیر کی تاریخ کا یہ فقید المثل اجتماع حاضرین کے لحاظ سے پورے
عروج پر ہے اور اس لحاظ سے مجمع انتہاء کو پہنچ چکا ہے کل بعد از جمعہ افتتاحی نشست تھی اور بعد از عشاء دوسری
نشست میں زیادہ تر حصہ عالم عرب کے مشاہیر علماء اور زعماء کے تقاریر کا تھا وسیع وغریب پنڈال کی وسعتوں
کو لگا ہیں سمیٹ نہیں سکتیں اور آنکھوں کے کمرے بھی حاضرین کا احاطہ کرنے سے عاجز و در ماندہ ہیں۔

مولانا علی میاں کا خطاب حاصل جلسہ

آج کی نشست میں پہلی تقریر عالم اسلام کے متاع گرانمایہ حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی مدظلہ
کی ہوئی جو اپنی تقریر میں ملت مسلمہ ہندیہ کو نیا پیغام، نئی زندگی اور نیا ولولہ دے گئے اور اس پیغام نے ”حاصل
اجلاس“ یا پیغام دیوبند کی حیثیت حاصل کر لی کچھ حصہ ان کے خطاب کا عربی زبان میں بھی تھا کہ عالم عرب
کے بے شمار سامعین و شرکاء جلسہ بھی اس انمول تحفہ الہند سے دل و دماغ منور کر سکیں۔

مولانا مفتی محمود رحمہ اللہ کا خطاب

ان کے خطاب کے بعد حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ کی تقریر ہوئی جنہیں اپنی علمی
اور سیاسی بھاری بھر کم شخصیت اور خداداد وجاہت کی وجہ سے قدرتی طور پر پاکستان سے شریک ہونے والے کم
و بیش ۵ ہزار زائرین و شرکاء جلسہ کی زعامت و قیادت کا شرف بھی حاصل ہے۔ ان کی تقریر بھی مختصر مگر جامع
اور مؤثر رہی کچھ دو ایک مزید عربی تقاریر بھی ہوئیں۔

اس کے بعد حضرت مولانا منت اللہ رحمانی امیر شریعت بہار نے مانک پر اعلان کیا کہ اس نشست
کا یہ حصہ دستار بندی کیلئے تھا۔ مگر چونکہ وقت کم ہے اس لئے اب نہایت اہم اکابر کی دستار بندی پر اکتفاء
کیا جا رہا ہے۔

قاری محمد طیب نے شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کی دستار بندی کا اعلان کیا

حضرت قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند نے فرمایا کہ چونکہ بعض اہم شخصیتوں کی تقاریر
کی وجہ سے وقت کم رہ گیا ہے جس میں خاصی تعداد میں دستار بندی مشکل ہے جبکہ اب تک کے کل فضلاء کی
تعداد ساڑھے گیارہ ہزار کے لگ بھگ ہے جنکی دستار بندی فردا فردا رسم کے مطابق اگرچہ ہونی چاہئے تھی
مگر یہ ناممکن ہے تاہم ہم اس نشست میں دو چار اہم شخصیتوں کی دستار بندی کرنا چاہتے ہیں جن میں سے
ایک حضرت مولانا عبدالحق صاحب ہیں جنہوں نے پاکستان میں ایک اہم مرکزی دینی درس گاہ جامعہ حقانیہ

کے نام سے قائم کیا جو پاکستان میں سب سے بڑا مدرسہ ہے اور جنہوں نے فراغت کے بعد تقسیم سے پہلے قیام پاکستان تک یہاں دارالعلوم دیوبند میں پڑھایا اسی طرح مولانا محمد اسعد صاحب مدنی مدظلہ اور دارالعلوم دیوبند کے موجودہ شیخ الحدیث جو آج کل اگرچہ درس نہیں دے سکتے معذور ہیں مگر شیخ الحدیث کے عہدہ پر فائز ہیں کی دستار بندی بھی ہوگی۔ باقی حضرات فضلاء کرام کو کل یعنی ۲۳ مارچ کو جلسہ کے اختتام کے بعد دارالحدیث کے ہال میں دستار فضیلت دی جائیں گی۔

قاری محمد طیب کی دستار بندی مولانا اسعد مدنی

اس کے بعد دستار بندی شروع ہوئی سب سے پہلے خود حضرت حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب صاحب مدظلہ کی رسم دستار بندی ادا ہوئی۔ جن کی مسلسل طویل اور انتھک خدمات کے دور میں دارالعلوم دیوبند نے ایک مدرسہ سے عالمی یونیورسٹی کی حیثیت اختیار کر لی۔ اسکے بعد جانشین شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہ حضرت مولانا محمد اسعد مدنی مدظلہ صدر جمعیۃ العلماء ہند کی دستار بندی کا اعلان ہوا۔ فضلاء دارالعلوم کی کل تعداد میں حضرت شیخ الاسلام مولانا مدنی قدس سرہ کے تلامذہ اور ان سے سند حدیث لینے والوں کی تعداد دو تہائی سے کم نہ ہوگی۔ ویسے بھی لاکھوں کروڑوں مسلمان حضرت قدس سرہ کے گرویدہ اور نام لیوا ہیں، آج یہ لوگ اپنے شیخ، استاد اور مرشد کے جانشین اور یادگاری اس پر مسرت اور بابرکت رسم دستار بندی کا منظر دیکھ کر بے تاب ہو رہے تھے۔ اجتماع میں ہلچل مچ گئی لوگ فرط جذبات سے بے قابو ہو رہے تھے۔

مولانا اسعد مدنی کا اعلان کہ میرے استاد مولانا عبدالحق میری دستار بندی کریں

کہ اتنے میں مولانا محمد اسعد مدنی مدظلہ نے مانگ پر آکر فرمایا کہ یہاں سب اکابر علم و فضل ہیں مگر اس وقت میرے دو اساتذہ موجود ہیں جن میں ایک حضرت مولانا عبدالحق صاحب دامت برکاتہم ہیں (ایک اور بزرگ کانم لیا جو غالباً دارالعلوم کے موجود شیخ الحدیث ہیں مگر نام سنا نہیں گیا) اور میری دلی خواہش ہے کہ ان حضرات اساتذہ سے میری دستار بندی کرائی جائے۔ اس وقت حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ سٹیج کے شمالی کونے میں پہلے صف میں صوفے پر تشریف فرما تھے۔ حضرت مولانا اسعد صاحب مدظلہ ان کے پاس تشریف لے گئے اور انہیں سہارا دیتے ہوئے مانگ تک لے آئے۔

مولانا اسعد مدنی کی اپنے استاد کی تواضع اور عقیدت کا فرحت انگیز اور رقت آمیز منظر

یہ منظر عجیب فرحت انگیز اور رقت آمیز تھا۔ مخدوم زادہ عالم اور ہندوستانی مسلمانوں کے زعم کے اپنے استاد سے متواضعانہ اور مخلصانہ عقیدت قابل دید تھی۔ اس کے بعد حضرت شیخ الحدیث مدظلہ اور دیگر اکابر اور حضرت قاری طیب صاحب مدظلہ نے حضرت مولانا اسعد مدنی مدظلہ کی دستار بندی کرائی۔

قاری طیب کا مولانا عبدالحق کو زبردست خراج تحسین

اسکے بعد حضرت قاری محمد طیب صاحب مدظلہ نے مانک پر آکر حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ کی دستار بندی کا اعلان فرمایا اور حضرت کے بارہ میں تحسین و محبت کے زوردار کلمات سے ان کا تعارف کیا اور فرمایا حضرت مولانا دامت برکاتہم دارالعلوم دیوبند کے جید علماء میں سے ہیں جنہوں نے فراغت کے بعد عرصہ تک دارالعلوم دیوبند میں تدریس کا سلسلہ جاری رکھا اور تقسیم ہند کے بعد بادل خواستہ حضرت مولانا کو یہ سلسلہ ترک کرنا پڑا اور تقسیم کے بعد ایک دینی ادارہ جامعہ حقانیہ کے نام سے قائم کر رکھا ہے اور حضرت مولانا وہاں خود کئی ہزار فضلاء کو دستار فضیلت عنایت کر چکے ہیں۔ مگر انکی دستار بندی بھی نہیں ہوئی تھی اور اب بحیثیت فاضل دارالعلوم دیوبند ہونے کے ہم انکی خدمت میں دستار فضیلت پیش کر رہے ہیں حضرت مدظلہ اس وقت مانک کے قریب تشریف فرما تھے مانک پر آنے کے بعد ان کی دستار بندی ہوئی۔

مولانا عبدالحق مدظلہ کا مختصر ارشاد

دستار بندی کے بعد حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ نے دو چار منٹ تک مختصر کلمات بھی ارشاد فرمائے، فرمایا کہ: یہ سب ان اکابر کی برکت اور دارالعلوم کا فیض ہے ہم میں اسکی ہرگز اہلیت نہیں پورے برصغیر میں دین کی اشاعت حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ، حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب رحمہ اللہ، حضرت شیخ العرب والعجم مولانا سید حسین احمد مدنی رحمہ اللہ، اور حضرت قاری صاحب مدظلہ ان اکابر کی مساعی جمیلہ کا نتیجہ ہے ان اکابر دارالعلوم کی کوششوں سے ملک آزاد ہوا اور دارالعلوم برصغیر میں اسلامی بقاء اور اشاعت کا ذریعہ بنا۔ دارالعلوم دیوبند کو رب العزب مزید ترقیوں سے نوازے۔

اس موقع پر ایک اور برگزیدہ بزرگ کی دستار بندی بھی کی گئی جن کا نام سمجھنے میں نہیں آیا مگر کسی نے کہا حضرت حکیم الامت مولانا تھانوی کے خلیفہ اجل مولانا شاہ مسیح اللہ خان صاحب مدظلہ تھے اور کسی نے کہا کہ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قدس سرہ کے پوتے حضرت مولانا مفتی محمود احمد گنگوہی دامت برکاتہم تھے۔ اس کے بعد حضرت قاری محمد طیب صاحب مدظلہ نے مانک پر آکر کسی بزرگ کا نام لیکر فرمایا کہ ان حضرات کی خواہش ہے کہ اس نشست میں حضرت مولانا محمد سالم قاسمی مدظلہ کی دستار بندی بھی کر دی جائے۔ چنانچہ ان کی دستار بندی بھی اس موقع پر کر دی گئی۔

اجلاس کی آخری نشست ۲۳ مارچ میں بھی اختتام سے قبل بعض اکابر مدرسین دارالعلوم دیوبند اور کچھ حضرات کی دستار بندی ہوئی۔ جس میں مولانا سعید احمد اکبر آبادی، مفتی عتیق الرحمن عثمانی، مولانا منبت اللہ رحمانی، مولانا قاضی زین العابدین، سجاد میرٹھی، شاہ صبغۃ اللہ بخاری، مولانا بدر الحسن ایڈیٹر عربی جریدہ الداعی مولانا محمد اسلم قاسمی ناظم اجلاس وغیرہ کے نام یاد پڑتے ہیں۔